کربلا

خون سے لکھی گئی ہے داستان کربلا
بن گیا ہے مرثیہ ذکر و بیان کربلا
گونجتی ہے ہر طرف آہ و فغان کربلا
آج تک ہیں اہل عالم نوحہ خوان کربلا
سرخ ہے خونِ نبی سے ریگ تپان کربلا
وادیٔ غربت میں ہے یہ کاروان کربلا
وہ بگولوں کا نگر، سوز و تپش کی رہگزر
دور تک ہے کاخ و کو ہے خاکدان کربلا
دھوپ میں تپتا ہوا صحرا ہے بے نخل و گیاہ
گامزن ہیں آبلہ پا رہروان کربلا
ہر طرف جور یزید حکمران شام ہے
نذر گیرودار ہے امن و امان کربلا

حرمت اسلام پہ قربان ہونے کے لئے
آگئے ہیں سربکف پیر و جوان کربلا
رہروان جادۂ حق ہیں مگر ثابت قدم
ہے بہت صبر آزما یہ امتحان کربلا
قطرے قطرے کو ترستے ہیں سرجوئے فرات
خستہ جان کربلا تشنہ دہان کربلا
نرغۂ اغیار میں ہے خیمۂ اہل عبا
ہر طرف عریاں ہے تیغ خوں چکان کربلا
وہ یزید و شمر وہ ابن زیاد بد نہاد
ہوگئے ناپید آخر قہرمان کربلا
ہے شہیدوں کے قدم سے آج وہ عظمت نشاں
ہے زیارت گاہ عالم آستان کربلا
کانپتا ہے ہاتھ ماہرؔ تھرتھراتا ہے قلم
کتنی مشکل سے لکھی ہے داستان کربلا

اقبالؔ ماہر